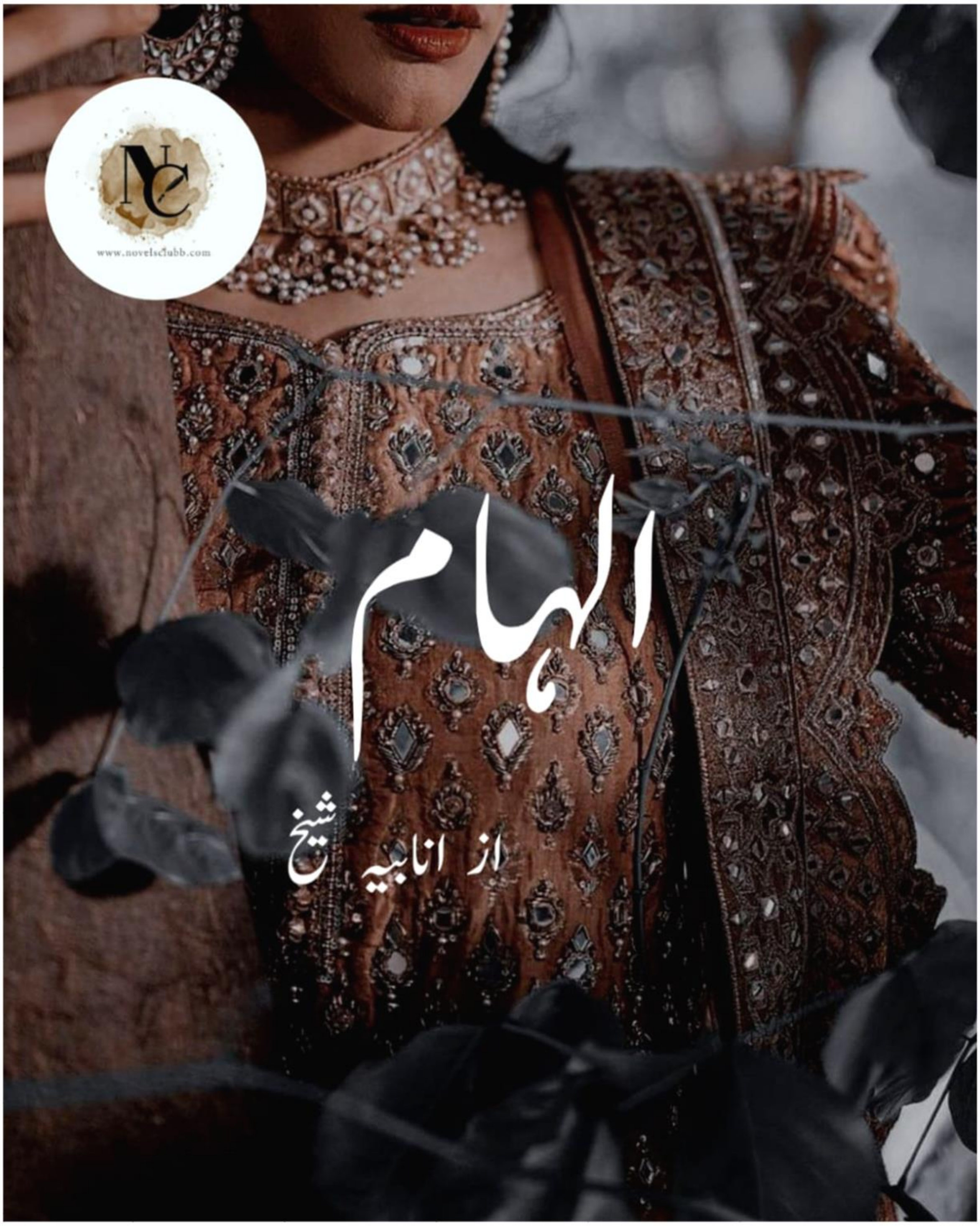
www.novelsclubb.com
الہام
از انابیہ شیخ

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر دس

فاطمہ کو چھوڑ کر آنے کے بعد وہ پھر سے کمرے میں بند ہو چکا تھا۔ گہرا تنفس ماتھے پر بچھی لکیریں اس کے ذہنی انتشار کا واضح ثبوت دے رہی تھیں۔ بار بار اسے یہ سوچ کر اذیت ہو رہی تھی اس نے فاطمہ کو کیسے جانے دیا یا اس بار وہ اُس کے فیصلے کر مان کر سب کچھ پہلے جیسا کرنا چاہ رہا تھا مگر تکلیف کم نہ ہوتی۔ اس کو فاطمہ کو منانا تھا۔ مگر کیسے؟

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک کوشش اور کرنی ہو گی" مگر کیسے؟ اس کی سوئی وہیں آ کر اٹک جاتی۔ وہ اُس کا فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔ اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا۔ وہ جلدی سے اٹھ کر عون کے کمرے کے باہر جا کھڑا ہوا تھا۔

ایک دو بار ناک کیا مگر دروازہ نہیں کھلا اُسنے ناب گھمائی۔اندر کمرہ جنگ کا میدان بنا تھا۔

عون اور عالمگیر باکسنگ گلوز پہنے باکسنگ کر رہے تھے۔ساری چیزیں یہاں سے وہاں بکھری پڑی تھی۔اس کو دیکھ کر دونوں کے ہاتھ رکے۔

"سدھر وگے نہیں تم دونوں؟"وہ زمین پر پڑے عون کو دیکھتے اور اسے مکے مارتے عالمگیر سے بولا۔دونوں ہڑبڑا کر جلدی سے اٹھے۔

"مجھے تم سے ایک کام ہے۔"اسے یاد تھا کہ عون فاطمہ کے بھائی دوست تھا۔

"ہاں کام کے ہی وقت ہم یاد آتے ہیں۔"وہ باکسنگ گلوز اتارتا بولا۔

"اچھا اب ذیادہ نا بولو۔"وہ جھڑک کر بولا۔

"کام کروانا ہے یا نہیں؟"عون تندہی سے بولتا اکڑ گیا۔

پھر اس نے عون کو کیسے کیسے منتیں کر کے کنونس کیا اور اب شاد ساگاڑی چلاتے ہوئے فاطمہ کے گھر کی طرف بڑھا تھا۔

"وہ اُسے منالیگا۔" اس نے تب سے لیکر اب تک اسے پچاسویں بار کال کی تھی مگر اس نے نہیں اٹھایا تھا۔ اس کا اس سے ملنا ہی لازم تھا۔

گھر کے گیٹ کے پاس ہی اسے اذلان ٹہلتا ہوا ملا۔

"اتنی دیر کر دی آپنے؟ میں کب سے باہر کھڑا ہوں۔" وہ اُس کے پاس آکر ہاتھ ملاتا ہوا بولا۔

اس وقت رات کے ایک بج رہے تھے۔ عون کو اپنا کریڈٹ کارڈ دیکر اُسنے منایا تھا کہ اسے اتنی ٹائم فاطمہ سے ملنا ضروری ہے، پھر اس نے فون کر کے آدھی رات کو اذلان کو ڈسٹرب کیا اور اب اس وقت دونوں چوروں کی طرح چھوٹے گیٹ سے گھر کے اندر جا رہے تھے۔

"جب آپی کو چھوڑنے آئے تھے تبھی آپ رک جاتے۔" اذلان اسے مشورہ دیتے ہوئے بولا۔

"اس وقت میری ایک میٹنگ تھی۔" اُس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ لڑکھڑایا۔

ایک تو فاطمہ اور اس کے گملے۔۔۔اسے گھائل کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔وہ گملے کو من ہی من میں کوستا بولا۔اس وقت فاطمہ اپنی ڈائری لیے بیٹھی تھی۔دل کے الفاظ انگلیوں سے جڑے قلم کے راستے ڈائری پر اترتے جا رہے تھے۔
یہ کہانی بھی یہی اب تمام ہونا چاہ رہی تھی۔محبت آتی ہے، محبت بچھڑ جاتی ہے اور بہت تکلیف دیتی ہے۔
"میں اُن لمحوں کو بہت یاد کروں گی جنہیں میں نے پیچھے چھوڑ دیا۔میں خود کی ایک الگ کہانی تخلیق کرونگی مگر پھر بھی شاید میں اُن لمحوں کو کبھی نہ بھلا پاؤں۔"وہ اس پر اور خود پر غصہ نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا دونوں نے اپنی طرف سے بہت کوششیں کی تھیں پر شاید اُن کی قسمت میں ایک ساتھ جڑنا نہیں لکھا تھا۔اب س ایک نئی زندگی اُن کی منتظر تھی، جہاں انہیں اپنے لیے جینا تھا۔

www.novelsclubb.com

کاشان نے اس کی زندگی میں ناہوتے ہوئے بھی اس کی ہنستی کھیلتی زندگی میں زہر گھول دیا تھا یا شاید وہ ہی اسے نہیں چھوڑ نہیں پائی تھی اب تک، نا ہی اُس کے خیالوں سے پیچھا چھڑا پائی۔

"کاشان احمد میں نے تم سے بے تحاشا محبت کی ہے اور آج بھی میرے دل میں تمہارے لئے وہی مقام ہے جو پہلے تھا۔ میں تم سے نفرت کر ہی نہیں سکتی مگر میں کسی کو تو محبت دے سکتی ہوں نا یا شاید وہ بھی میرا حق نہیں ہے؟ میں اس شخص کو تم سے زیادہ چاہتی ہوں، مانتی ہوں جو میری زندگی میں ہے۔ میں تم سے، تمہارے خیالوں سے، تمہاری ہر چیز سے بھاگنا چاہتی ہوں۔ اتنا تو کر ہی سکتی ہوں نا؟" آنسو اُس کی آنکھ سے ٹپکا اور ڈائری کی نظر ہو گیا۔ سیاہی اُس کے نمکین پانیوں میں گھل کر کاغذ پر پھیلی۔ اُس نے ڈائری بند کر کے گدے کے نیچے رکھا جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ یہ ڈائری اُسنے نویں جماعت میں بنائی تھی۔ جہاں پر وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر کے اس ڈائری کے کندھوں پر سارا بوجھ ڈال دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ ناک ہونے پر فاطمہ چونکی۔"اس وقت کون ہو سکتا ہے؟"وہ سوچتی اٹھ کر دروازہ کھولتے ہی وہ ساکت ہوئی۔جہانگیر آفندی اُس کے سامنے کھڑا تھا۔ رف سی بلیک شرٹ اور بلیک ہی جینز پہنے اور ماتھے پر بال بکھرائے وہ واقعی جہان ہی تھا۔

یہ اُس کا الوژن نہیں تھا۔

وہ اُس کے سامنے ایک بار پھر سے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔وہ کمزور پڑنے لگی۔دل کُرلانے لگا۔

"اب آپ اپنے مسٹر کو سنبھالیں مجھے اتنی رات کو جگا دیا۔"ازلان نیند بھری آواز میں بولتا چلا گیا۔وہ اسے اندر آنے کا راستہ دیتی سائڈ ہوئی۔

"آپ کیوں آئے ہیں؟"اس نے تندہی سے سوال کیا مگر اسے جواب دینے کی بجائے وہ اب اُس کے بیڈ پر پھیل کر بیٹھ گیا۔

"پانی ملے گا ایک گلاس۔"اُس کے سوال کو پوری طرح سے گول کیا گیا۔فاطمہ نے بجائے پانی دینے کے اُس کے سائڈ میں رکھے بوتل کی طرف اشارہ کیا۔

جہانگیر نے بوتل اٹھا کر منہ کو لگایا۔

"بندہ کم سے کم فون ہی اٹھا لیتا ہے۔" شکوہ کیا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ کر اسے گھورے جا رہی تھی۔

"کیا ہے؟" وہ اُسے لگاتار خود کو تکتے ہوا بولا۔ انداز میں کافی بے نیازی تھی۔ اس کو شام والا واقعہ نہیں یاد تھا شاید۔

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے۔" وہ ناراضگی سے منہ پھلا کر بولی۔

"اور کیوں نہیں کرنی ہے بات الھان کی ماما کو مجھ سے؟" وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

"کون الھان؟ اور کون ماما؟ وہ حیرت زدہ ہوئی۔

"تم۔" وہ معنی خیز نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نو۔۔۔۔۔۔۔۔شٹ اپ پلیز۔" اُس کی بات کا مطلب سمجھتی وہ شرمائی مگر پھر جلدی سے خود کو کمپوز کیا۔

"آپ صبح میں نہیں آ سکتے تھے؟" وہ پھر سے اکھڑے لہجے میں بولی۔

"مجھے لگا مجھے ابھی جانا چاہیے سو۔۔۔" وہ اُسے جواب دیتا اُس کے کمرے پر اب طائرانہ نظر ڈال رہا تھا۔ پورا کمرہ آف وائٹ پینٹ سے رنگا تھا۔ ایک سنگل بیڈ، چھوٹی سی لکڑی کی الماری جس میں فاطمہ اپنے کپڑے رکھتی تھی۔ ایک سائڈ ٹیبل جس پر کتابیں، اور کینڈل رکھی تھی۔ سامنے ایک لیڈر شیلف رکھا تھا جس میں ڈھیر ساری کتابیں اور اس کی دیگر ضرورت کا سامان تھا۔

جہانگیر نے نوٹ کیا اُس کے کمرے میں کئی طرح کے کیکٹس اور اسنیک پلانٹس رکھے تھے۔

"بلکل تمہارے جیسے ہیں۔" وہ پودوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"یہ الھان نام کہاں سے سوچا؟" وہ شک بھری نظروں سے اُسے گھور رہی تھی۔ دماغ ابھی بھی اس کے جملے پر اٹکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت پہلے سوچا تھا کہ میرا ایک بے بی ہو اُسکا نام الھان رکھوں گا۔" وہ سچ میں سیریس تھا۔

"اُمم م۔۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔وے۔" وہ نامیں گردن ہلاتی انکاری ہوئی "مجھ سے کوئی امید مت رکھئے گا۔"

"یہ جو تم ہر بات پر ہمم اور امم بولتی ہو نا بہت کیوٹ لگتا ہے۔ نخرہ بہت کرتی ہو تم۔" وہ آگے بڑھ کر اس کے گالوں پر چٹکی کاٹتا گویا ہوا۔

"تو آپ دیکھئے نا میرے نخرے، خیر آپ سوئنگے کہاں؟" اُس کی بات کو نظر انداز کرتی اپنے گال سہلاتے وہ فکر مندی سے بولی۔

"آپ کو بتا کر آنا چاہیئے تھا میں کچھ انتظام کرتی۔" وہ اُسے ڈانٹنے لگی۔

"وہ بعد میں دیکھا جائیگا۔۔ مگر پہلے مجھے کچھ کھانے کو دو۔"

"کیوں گھر میں کسی نے کھانے کو نہیں پوچھا؟" اس 'از وہ' کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر نے بیچارگی سے اُسے دیکھا۔

"دیکھتی ہوں میں۔" وہ اٹھ کر باہر جاتے ہوئے بولی۔ وہ بھی اُس کے پیچھے چل دیا۔

"آپ کہاں ؟آپ یہیں بیٹھے رہیں۔میں لیکر آرہی ہوں۔" وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روک رہی تھی۔

"مجھے اکیلے میں ڈر لگے گا۔" وہ اُس کا دوپٹہ پکڑتا بولا۔وہ پورا اونچا مرد اپر اس کے چہرے پر بچوں کی سی معصومیت۔

"اف اف۔۔" وہ کچکچاتی کچن کی طرف بڑھی۔

"تم نے میری مسیج اور کال کا کوئی رسپانس نہیں دیا۔"

"میں نے دیکھا نہیں۔" وہ بے نیاز" لہجے میں بولی۔

سریسلی فاطمہ۔تم نے میرے مسیج نہیں دیکھے ؟"اسے صدمہ لگا۔گھر میں کافی سنّاٹا چھایا ہوا تھا۔چرر کی آواز میں دروازہ کھول اس نے بلب آن کیا اور فریج کھول کر اس میں جھانکنے لگی۔کاش اُس کے پاس پاور ہوتی "ناول کی ہیر وئنز" کی طرح پلک جھپک کر ہر کام کرنے کی۔

خیر اُس نے فرج سے بریڈ اور ایگ نکالا۔

"میں یہ نہیں کھاؤں گا۔وہ اونچی آواز میں نخرے سے بولا۔"شش۔۔۔۔"وہ جلدی سے اپنا ہاتھ اُس کے منہ پر رکھ گئی۔

"میں یہ نہیں کھاونگا۔"وہ انگلی سے بریڈ اور ایگ کی طرف اشارہ کرتا سرگوشی میں بولا۔

"کھانا ہے تو کھائیں نہیں تو پھر پانی پی کر چپ چاپ سو جائیں۔"وہ بگڑے انداز میں بولی۔

"آپ یہاں آئے ہی کیوں؟"

"کیونکہ مجھے لگا مجھے تمہیں منانا چاہیے۔"اُس نے نرمی سے جواب دیا۔

"لیکن میں نے کہا تھا مجھے تھوڑا سا سپیس چاہیے۔"

"مارس پر چلا جاؤں کیا؟"وہ چڑا۔دھندلی جینز پر وائٹ شرٹ پہنے وہ اُس کا رستہ روکے کھڑا تھا۔براؤن آنکھیں اس پر جمی تھیں۔

"میں آپ سے تھوڑا دور رہنا چاہتی ہوں۔"اس نے دھیمی گھبرائی آواز میں کہا۔

"فاطمہ۔" وہ ایک اور قدم بڑھاتا اُس کے اور نزدیک ہوا۔

فاطمہ پیچھے کھسکی۔ چہرہ اٹھا کر اُسے دیکھا۔ اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے چمک رہی تھی۔ ایک بوند سرسراتے ہوئے اس کے گال پر بہہ گیا۔ جہانگیر نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا گال صاف کیا۔

"پلیز! مت روؤ۔" اُس کی گمبھیر اور بھاری آواز اتنی دھیری تھی کہ فاطمہ با مشکل ہی سن پائی۔ کچھ اُس کی قربت اُس کے ہوش اڑائے دے رہی تھی۔

فاطمہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"میں سب کچھ صحیح کرنا چاہ رہا ہوں۔"

"آپ بس کہتے ہیں مگر اگلے ہی پل آپ اپنی باتوں سے پھر جاتے ہیں۔" وہ اُس کے لیے نہیں جھکی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ آئی ڈونٹ وانٹ ٹو لوز یو بے بی۔" اُس کا لہجہ مدھم تھا۔

"آپ مجھے اپنا بھی نہیں رہے ہیں۔ مگر ہو سکتا ہے میں آپ چھوڑ دوں۔"اُس نے دھمکی دی۔

"ایسا نہیں ہے کیونکہ مجھے پتہ ہے تم مجھے نہیں چھوڑو گی۔میں ہی تمہاری دنیا ہوں۔"

"آپ کو اس بات کا اتنا یقین کس چیز سے ملتا ہے؟"وہ سسکی۔اسے جواب دینے سے پہلے وہ کچھ دیر خاموش رہا۔

"ہم نے جو کل بحث کی تھی اس کے بعد مجھے اس بارے میں کوئی بحث نہیں کرنی کیونکہ آپ بس جھوٹے دلاسے دیتے ہیں۔آپکو بھوک نہیں لگی غالباً؟ وہ بریڈ اور ایگ واپس اٹھاتی بولی۔

"ارے نہیں یار سمجھا کرو! تمہارے آنے کے بعد سے کچھ نہیں کھایا ہے۔"

اس نے بات پلٹ دی۔چپ چاپ انڈہ تل کر اُس نے بریڈ سیکے اور اٹھاتی واپس اپنے کمرے کی طرف آئی۔

"میں وہیں کھالیتا۔"

"میرے اس گھر میں چار گھر ہے کوئی دیکھ لے تو؟"

"تو کیا ہوا تم میری بیوی ہو۔" وہ شان سے بولا۔

"اچھا زیادہ نا بولیں اور کھائیں۔" اس کے ہاتھ میں زبردستی پلیٹ پکڑائی پھر پیٹ میں کچھ جانے کے بعد اُسکے دماغ کی بتی جلی۔ وہ واپس پلیٹ رکھ کے آئی تو وہ اُس کے بیڈ پر سویا پڑا تھا۔

"میں کہاں سوؤں؟" وہ روہانسی ہوئی۔ اس نے کھسک کر اُس کے لئے جگہ بنا کر اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ وہ بدک گئی۔ باہر نہیں سو سکتی تھی کہ خدانخواستہ اگر کسی نے دیکھ لیا تو الگ مصیبت۔

اللہ اللہ کر کے وہ پائنتی کی طرف منہ کر کے سوئی۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر اُس کی اس حرکت پر شرارت سے ہنس دیا۔

"ہنسیے مت زہر لگ رہے ہیں بلکل۔" وہ چڑی۔

"اچھا سنو تو۔" وہ اُس کے پاؤں کا انگوٹھا ہلا کر بولا۔

"جہانگیر سونے دیں صبح سویرے اٹھنا ہوتا ہے۔"

"سن تو لو۔"وہ بضد تھا۔

"بولیں وہیں سے۔"

"تم نے سچ میں میرے مسیج نہیں پڑھے؟"اس کو وہی فکر تھی۔

"پڑھے تھے اور ہنسی بھی تھی۔"وہ اب جا کر مسکرائی۔

"کیوں؟آنکھیں پھاڑتا وہ اس کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"تو؟وہ کوئی مسیج تھے۔بنّا نبّی والے۔میری جانو شونو میرا بچہ،مائی گوچی موچی۔۔۔۔واللہ اتنا کرنجی مسیج کبھی زندگی میں نہیں پڑھا۔"وہ مذاقیہ انداز میں اس کی تفریح لے رہی تھی۔انداز اسے چڑانے والا تھا مگر وہ نہیں چڑا الٹا مگن ہوا

"ہاں ہو تو تم میری گوچی موچی۔۔۔۔"وہ دل سے ہنستے بولا۔گال دیکھو تمہارے پھولے پھولے سیب جیسے اور ویسے بھی ہم ایک دوسرے سے بہت الگ ہیں۔ہم ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں تھے جب ہم ملے تھے مگر

نزدیکیاں بڑھتی گئیں اور پھر ہم ایک دوسرے کے لیے غیر یقینی طور پر قریب آ گئے۔ سن رہی ہو۔"

"ہمم۔" وہ طرح سوئے بولی۔

"میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلئے ایک بار پھر سے ایک نئ زندگی شروع کرتے ہیں۔ ایک نئ کوشش۔ فاطمہ ہم ایک جیسے ہمیشہ نہیں ہوتے ہیں۔"

"میں بہت بدل گیا ہوں۔ میری زندگی تم سے جڑ گئ ہے یہاں بھی اور اگلے جہاں میں بھی۔"

"آپ کو اتنا یقین کیسے ہے؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گئ دونوں ہاتھ گھٹنے کے پاس لپیٹ لئے۔ گھنے سلکی بال کاندھے پر بکھرے تھے۔ چند آوارہ لٹیں چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔ جہانگیر اسے یوں ایک ٹک دیکھتا اٹھا کہ وہ دونوں آمنے سامنے ہو گئے تھے۔ ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے سے بال ہٹائے۔ فاطمہ نے اسے نہیں روکا۔

وہ اُس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلا رہا تھا۔اس کی انگلیوں کا لمس اس کے رگ و پے میں سرائیت کر گیا تھا۔

"ہم ہمیشہ ایک جیسی غلطی دوبارہ نہیں کرتے ہیں۔"

"مگر آپ ہمیشہ ایک ہی غلطی کو دہراتے ہیں بجائے اسے درست کرنے کے۔"

وہ ذرا بھی ایمپریس نہیں ہوئی۔

"تم سے رشتہ درست کرنا غلطی ہے کیا؟" مسکرایا اور آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔

"ہاہا ویری فنی۔" وہ منہ بسورتی ہنسی۔

"تمہیں ہنسانا ہی میرے لیے کافی ہے۔" اب وہ اُس کے گالوں پر بوسہ دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے ساتھ ہنسنا بھی مگر یہ زبردستی کا جو اکڑو بنے رہتے ہیں نہ وہ نہیں پسند۔" وہ جوابی کارروائی کرتی اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتی اسے دور ہٹا گئی کہ کہیں وہ کوئی جسارت نا کر بیٹھے۔

"اب سو جائیں۔" وہ جمائی لیتی بولی۔

"میں کہاں اکڑو ہوں؟" جہانگیر اُسے گھورتا ہوا لیٹ کر کروٹ بدلنے لگا۔

****

اس کے کمرے کا دروازہ زوروں سے بج رہا تھا۔ وہ نیند سے جاگی۔ جہانگیر کا بھاری ہاتھ اُس کے ارد گرد کسا تھا۔ وہ جھٹکے سے اٹھتی اسے بھی بیدار کر گئی۔

"آپ اس سائیڈ سے ادھر کب آئے؟" مگر وہ جواب دینے کے بجائے دروازے کی طرف اشارہ کرتا تکیہ اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ چکا تھا۔

اُس نے جلدی سے دروازہ کھولا۔

"آپ آئیں اور آپ نے بتانا ضروری نہیں سمجھا؟" سلویٰ اور علینہ دروازے پر ہی بولنے لگی تھیں۔ کچھ وہ جہانگیر کی شرم میں باہر ہی کھڑی تھیں۔

فاطمہ اُن کے ساتھ چلتی لاؤنج میں گئی۔

"بس اچانک سے پلان بنا تھا۔" اس نے اطلاع دی۔

"تم لوگ تھے نہیں؟" سوالیہ انداز میں اُنھیں دیکھا۔

"ہاں ہادی بھیّا کی شادی ہو رہی ہے اسی کی شاپنگ کرنے گئے تھے۔ رات کو تو آ نہیں سکتے تھے۔"

"اچھا۔ مبارک ہو۔" وہ کھلے دل سے مسکراتی بولی۔ اُس کے چہرے پر پچھلی کسی باتوں کا شائبہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو تم؟" علینہ نے اسے پوچھا۔

"تمہارے سامنے ہوں تم ہی بتاؤ۔" وہ بولی۔

"اچھا تم لوگ بیٹھو میں فریش ہو جاؤں پھر مل کر ناشتا کریں گے اور خوب ساری باتیں کریں گے۔" وہ اٹھ کر بولی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"جہان، جہان۔" وہ اُس کا کاندھا ہلاتے ہوئے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی پر وہ گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔ تھک ہار اسے اُس کے حال پر چھوڑ کر وہ خود فریش ہونے چل دی۔ نہا دھو کر طبیعت بحال ہو چکی تھی۔ اس وقت وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی۔ جہانگیر کے فون پر لگاتار بیل رنگ ہوئی۔

اسکے موبائل پر جلتی بجھتی اسکرین کے درمیان ازوہ کی کال تھی۔

"ایک تو یہ یہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑ رہی۔" وہ چڑتی اُس کا موبائل سائلینٹ کر چکی تھی۔

"اٹھنا ہے یا نہیں؟" وہ دونوں ہاتھ سے جہانگیر کو جھنجھوڑ کر اٹھا چکی تھی۔

"کیا مصیبت ہے؟" وہ جھلّا کر آنکھیں ملتا اٹھا۔

"آپ یہاں نیند پوری کرنے آئے ہیں۔ اٹھیے جلدی سے۔ وہاں سب ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں۔"

"آ رہا ہوں۔" وہ کسلمندی سے جمائی لیتے ہوئے بولا۔

"آپ نے کونسا ریڈی ہونا ہے جلدی سے آئیں۔" بامشکل نیند کو بھگاتا وہ واشروم میں گھس گیا۔اُس کی ضرورت کا سامان بھی نہیں تھا۔

"یہ رہا نیا برش۔ باقی اگر آپ کو اذلان کے کپڑے ہو رہے ہیں تو یہ ٹرائی کریں۔" وہ اُس کے ہاتھوں میں وائٹ شرٹ اور جینز تھماتی بولی۔

"شکریہ۔" وہ مگن سا ہوا کہ اس کی ہائی جینک طبیعت اسے دیں میں دوبارہ نہانے پر مجبور کر ہی دیتی تھی۔ وہ سوتا بھی تو ایسے لگتا کہ کہیں جانے کی تیاری ہے۔ وہ باہر چلی گئی۔ جہاں ناشتے کے ٹیبل پر وہ سب بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد وہ بھی آ چکا تھا۔اذلان کے کپڑوں میں بالکل فٹ بیٹھتا وہ گزشتہ دنوں کے مقابل آج قدرے فریش لگ رہا تھا۔امی ابو سے ملتا وہ ٹیبل پر بیٹھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابّو اس سے آج رکنے کا بول رہے تھے۔ فاطمہ اسے اشاروں کنایوں سے نہیں رکنے کا بول رہی تھی۔ جہانگیر اسے دیکھتا دبے ہونٹوں سے مسکراتا 'ہاں' کر چکا تھا۔ فاطمہ نے ٹیبل کے نیچے سے اُس کے پاؤں پر ایک ٹھڈا مارا۔ وہ دانت کچکچاتا

درد برداشت کر کے رہ گیا۔آنکھیں درد کی شدت کو برداشت کرتی باہر آنے کو تھیں۔

اُس کا موبائل اُسکی پلیٹ کی سائیڈ میں رکھا تھا جواب گھوں گھوں کر کے وائبریٹ کر رہا تھا۔سب ناشتا کرنے میں مصروف ہو گئے۔

جہانگیر ایک نظر سب کو دیکھا،ایکسکیوز کرتے ہوئے فون اٹھایااور باہر چلا گیا۔

"جہانگیر تم کہاں ہو مجھے یہاں لا کر تم بھول ہی گئے ہو۔کہاں ہو تم؟"اس نے اپنی وہی مخصوص حق جتانے والی ٹون میں کہا۔

"کیا ہوا؟کوئی بات ہے کیا؟"وہ اکھڑے لہجے میں بولا۔

"ہارون سکندر پولیس تک جا پہنچا ہے۔ڈیڈ کے گھر مجھے نہ پا کر وہ ہر جگہ میری تلاشی کروا رہا ہے۔"

"بے فکر رہو وہ تم تک نہیں پہنچے گا اور اگر پہنچا تو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔عورت پر تشدد کرنے والے کو اس کے انجام تک پہنچا کر ہی رہینگے۔"اسے دلاسہ دیا۔

www.novelsclubb.com

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ازوہ نے اس سے یہ جھوٹ بولا کہ وہ اُسے مارتا پیٹتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ جہانگیر اسے اپنے گھر لیکر آیا تھا کیونکہ ہارون کے وہم وگمان میں نہیں ہوگا کہ ازوہ جہانگیر آفندی کے گھر جاسکتی ہے۔ جس طرح کچھ سال پہلے اس نے اس کے سامنے ہی جہانگیر کے لیے انکار کیا تھا۔اُس کی آنکھوں کی بیگانگی اور بے اعتنائی سے اُسے اندازہ تھا کہ ازوہ کم از کم ایسا تو بلکل بھی نہیں کر سکتی۔

"تم ابھی مجھ سے لان میں ملو۔" ازوہ نے دوبارہ زور دیا۔

"ابھی میں نہیں آسکتا. میں کہیں ہوں جو بھی بات ہے مجھے فون پر بتادو۔" وہ ہنوز بیزاریت سے بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ابھی مجھ سے ملو۔" وہ ضد میں آگئی۔ جہانگیر اسے ہنوز انکار کر رہا تھا اس کے آگے پیچھے پھرنے والا آج اسے منع کر رہا تھا اور یہ بات اسے گوارا نہیں تھی۔

"اگر میں نے ٹینشن یا جذباتیت میں کچھ کیا نا تو اس کے زمہ دار تم ہوگے۔"

"پاگل مت بنو۔"اس نے جھڑک کر فون کٹ کر دیا پر اُس کا دھیان بھٹک چکا تھا۔

ازوہ تھی ہی پاگل ضد میں وہ خود کو بھی نقصان پہنچاسکتی ہے۔وہ واپس اندر گیا۔

"اکچلی مجھے ابھی ایک ضروری کام سے جانا ہے ورنہ میں رک جاتا۔"وہ معذرت کرتے ہوئے بولا۔"میں شام میں آؤنگا۔"

فاطمہ کا دماغ خراب ہو چکا تھا تاہم سب کے سامنے چہرہ سیدھا ہی رکھا۔سب اسے روک رہے تھے اور وہ خوبصورتی سے معزرت کرتا واپس مڑنے لگا۔امی نے آنکھیں دکھا کر اُسے جہانگیر کے پیچھے جانے کو کہا۔وہ گڑبڑا کر اُس کے پیچھے بھاگی۔

www.novelsclubb.com

"صرف امی کی وجہ سے سی آف کرنے آئی ہوں۔"وہ جتاتے ہوئے بولی

"کاش تم میری بھی باتیں ایسے مانتی۔"وہ گہری آہ بھر کر بولا۔

"آپکی حرکتیں ہیں ماننے والی؟"اُس نے دوبدو جواب دیا

"کیا ہوا میری حرکتوں کو؟اتنا پرفیکٹ ہوں ہینڈسم ہوں۔اور کیا خرابی ہے؟"

"سیرت بھی کوئی چیز ہوتی ہے خیر آپ نہیں سمجھنے والے۔"

"تم پھر سے لڑنا چاہ رہی ہو؟" وہ اس کو غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

"نہیں میرے اندر اتنی انرجی نہیں بچی جب آپ خود نہیں بدلنا چاہتے میں آپ کو کیسے بدل سکتی ہوں؟"

جہانگیر کا فون دوبارہ سے بجنے لگا تھا۔اُس نے جلدی سے فون اٹھایا۔

"ہیلو! جہانگیر۔" ہارون کی آواز اُس کے کان میں تیر کی طرح لگی تھی۔

میں تمہیں ایسا بلکل نہیں سمجھتا تھا۔مجھے لگا تم جذباتیت کی حد سے باہر نکل چکے ہو مگر تم اب بھی وہی ہو۔" وہ سستے ولن کی طرح بولا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" وہ تڑخا۔

"زیادہ دماغ مت دوڑاؤ۔جن کی پارٹی میں تم نے پیسہ لگایا ناوہ پیسے کے بھوکے ہے۔میں نے بس انکو تھوڑا سا لالچ دیا۔

ملتے ہیں پھر۔" اور کال ڈسکنکٹ ہو گئی۔وہ عجلت میں مڑا۔فاطمہ کے دماغ میں پھر سے فتور پنپنے لگا۔

"بلکل صحیح فیصلہ کیا ہے جہانگیر۔" وہ جو اس کے رکنے کی امید میں تھی آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی۔

"کاش آپ میرے بارے میں سوچ لیتے، ہمارے بارے میں سوچ لیتے۔ ہم نے اپنے بارے میں بات کی تھی مگر پھر بھی آپ ایک بار غلط راستے میں جا رہے ہیں۔" وہ واپس اُسکی طرف مڑا۔

"فاطمہ... فاطمہ۔۔۔ میں اپنے بارے میں، ہمارے میں سوچ رہا ہوں مگر اس وقت کسی کو میری ضرورت ہے۔"

"مجھے نہیں پسند آپکا یوں اسے اٹینشن دینا مجھے جیلسی فیل ہوتی ہے۔" وہ اپنے ڈر اپنے احساسات اسے بتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم اس چیز کو غلط لے رہی ہو۔ وہ بس ایک دوست ہے۔"

"مجھے سننی ہی نہیں آپ کی یہ بڑی بڑی باتیں۔" وہ خفگی اس کے دونوں اپنے کندھے سے جھٹک گئی۔ جہانگیر کو اُسکا یہ انداز نہیں اچھا لگ رہا تھا۔ وہ نہ جانے کیوں اسے انسکیور لگ رہی تھی۔ پل میں تولہ پل میں ماشہ۔

"تم میری بات پوری سنے بنا یہاں سے نہیں جاسکتی۔ایک بار میری بات سن لو۔ دماغ کی بتی کھول کر۔" وہ اُس کے ماتھے پر دو انگلیوں سے ضرب دیتے بولا۔

اوکے۔خود کو مضبوط بناتی وہ اطمینان سے کھڑی ہوئی ہاتھ لپیٹے۔اُس کے جواب کی منتظر۔

"آپ نے کچھ نہیں کیا ہے ناجہانگیر؟"

"تم بتاؤ میں کہاں غلط ہوں؟" وہ اپنے سر کے بال نوچتے بولا۔فاطمہ اُس کی کوئی بھی بات سن نہیں رہی تھی۔بس اپنی ہی رگیدے جارہی تھی۔

"تم کب سے ایسی بن گئی ہو۔ایک ہی بات کے پیچھے پڑ گئی ہو۔ایکسپلانیشن دے دے کر میں تھک گیا ہوں یا تو تم مجھ پر بھروسہ کرو یا پھر جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو۔" وہ اب کی بار صحیح معنوں میں غصہ ہوا تھا۔کل سے وہ پیار سے اسے منانے کی کوشش کر رہا مگر وہ ہے کہ بجائے اُس کی سننے کے اس کو اور خود کو بھی ٹارچر کیے جارہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اس فاطمہ کو پہچان نہیں پا رہا ہوں۔" وہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"آپ فاطمہ کو کبھی پہچان ہی نہیں سکے جہانگیر۔"

"سب ختم۔"

"میں اب یہ سب نہیں برداشت کر سکتی آپ جا سکتے ہیں اور مجھے لینے آنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔" وہ الٹے قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔ جہانگیر کچھ دیر کھڑا اسے تکتا رہا اُس کی آنکھوں میں غصہ اُبھرا مگر یہ معاملہ کل پر چھوڑ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ فاطمہ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

ایک آخری دفعہ۔

www.novelsclubb.com

اس بار وہ نہیں مانیگی۔

وہ خود کو ہی ترجیح دے گی۔

اسے جہانگیر کو کسی اور کے ساتھ سوچتے ہوئے بھی وحشت ہو رہی تھی مگر اب اور نہیں۔

کبھی کبھی آپ جس سے پیار کرتے ہیں وہ آپ کو تکلیف دیتا ہے،اور اس تکلیف سے خود کو بچانے کے لیے آپکو اس پیار کو چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔

"ٹھیک ہے جہانگیر آفندی اب میں تم سے کوئی سوال نہیں کرونگی۔تم اپنی ہی دنیا میں خوش رہو۔کاش یہ اچھا ہوتا کہ ہم ملے ہی نہیں ہوتے۔"

****

www.novelsclubb.com

وہ آندھی طوفان کی طرح اپنے گھر پہنچا تھا۔جہاں پر ہارون سکندر پہلے سے موجود تھا۔

باقی فیملی بھی تماشائی بنے کھڑی تھی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں گھسنے کی۔" وہ سیدھا اُس کی گردن تک جا پہنچا۔

"جہانگیر ہوش میں رہو۔" دادا جی نے اپنی گرج دار آواز میں اسے ڈانٹا۔

"میری بیوی کو میرے حوالے کردو باقی مجھے تم سے کوئی مقابلہ نہیں کرنا ہے۔" وہ ٹھنڈے لہجے میں اپنی کوٹ کا کالر صحیح کرتے ہوئے بولا۔

"بھولو مت جہانگیر یہ جنگ تم بہت پہلے ہار چکے ہو۔ازوہ کو میں نے جیتا ہے۔" وہ ذرا سا جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔

"جب وہ تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو ہم سب اسے کیسے بھیج دیں۔بیٹیاں تو سانجھی ہوتی ہیں۔" دادا جی نے بولا۔

"دادا جی آپ سچویشن کو سمجھ نہیں رہے ہیں میرے خاندان میں کتنی بدنامی ہو رہی ہے میرا ایک سوشل سرکل ہے۔لوگ میرے بارے میں بات کر رہے ہیں۔" مصفحانا لہجے میں بولتا وہ جہانگیر کو زہر لگ رہا تھا۔

"اور جب بیوی پر ہاتھ اٹھاتے ہو تب کوئی سوال نہیں کرتا۔" جہانگیر نے طنز کیا۔

"واٹ ربش۔ بیوی پر ہاتھ اٹھانا۔ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔" ہارون سکندر اچھلا۔ "میں بیوی پر ہاتھ اٹھانے والا لگتا ہوں۔"

"حرکتیں تو وہی ہیں۔" اس پر طنز کیا۔

"وہ تم سے بکواس کر رہی ہے۔" ہارون نے غصے میں کہا۔

"فالتو میں میں فلموں کے لیے اتنا خرچا کرتا ہوں۔ اصلی فلم تو یہاں چل رہی ہے۔" عون نے عالمگیر کے کان میں کہا۔

"نام کیا ہوتا مووی کا؟"

"ناکام عاشق۔" اور دونوں اپنی ہنسی کنٹرول کر کے رہ گئے۔ ایسے حالات میں ہنس بھی نہیں سکتے تھے۔

"فلحال وہ تمہارے ساتھ نہیں جائیگی۔"

"کون روکے گا مجھے؟" وہ غصّے میں ناک بھوں پھلاتے ہوئے بولا۔

"بیٹے آپ تحمّل سے کام لیجئے۔یہ وقت دماغ سے کام لینے کا ہے ابھی آپ اپنے گھر جائیں۔ازوہ کے ماں باپ اسے آجائیں لینے تو ہم اُن کے ساتھ بھیج سکتے ہیں۔" دادا جی بات ختم کی۔

"مجھے نہیں پتہ دادا جی وہ کیوں جھوٹ بول رہی ہے اسے الگ رہنا تو میرے ساتھ آکر بات کرے جب میں کہہ رہا ہوں میں نے اس پر ہاتھ بھی اٹھایا تو نہیں سچ ہے۔ہاں اس نے کچھ غلطی کی جس کے لئے میرا اس کے اوپر سختی کرنا بنتا ہے۔باقی ابھی میں آپکی بات مان کر جا رہا ہوں مگر میں زیادہ دن تک نہیں رک سکتا۔میری عزت کا سوال ہے۔" ہارون دادا جی سے بھرائی آواز میں کہہ رہا تھا۔جہانگیر نے اسے شک بھری نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھا کہ سچ میں وہ ویسا ہے یا بن رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

ازوہ ان سب سے دور کمرہ بند کر کے بیٹھ چکی تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ جہانگیر اسے نہیں جانے دے گا۔باقی اُس نے اپنی چہرے پر میک اپ سے جو چوٹ کے نشان دکھائے تھے اسے یقین کرنا ہی تھا۔

"اب بس مجھے ایک آخری چال چلنی ہو گی اور ایک من چاہا لائف اسٹائل میرا انتظار کر رہا ہو گا جہاں میں آزادی سے رہ سکتی ہوں۔ وہ باہیں پھیلائے جھومتے ہوئے بہت خوش نظر آ رہی تھی۔

ہارون کے جانے کے بعد دادا جی اسے خوب پھٹکار لگائی کہ وہ کیوں میاں بیوی کے درمیان آ رہا ہے۔ آیا وہ کہیں پچھلی باتوں کا حساب تو نہیں لے رہا۔ ان کو مطمئن کر کے وہ اب ریلیکس سا بیٹھا تھا۔ موبائل نکال کر اُس نے فاطمہ کو کال کی۔ کال ڈسکنکٹ کر دی گئی۔ اُس نے دوبارہ ٹرائی کیا تو اس کا نمبر بلاک بتا رہا تھا۔

تھک ہار کر اُس نے WhatsApp چیٹ کھولی۔

"آئی ایم سوری۔" اُس نے ٹائپ کیا۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ نے اس کا میسیج دیکھا۔

تھوڑا رکی کچھ سوچا اور پھر اس نے ٹائپ کیا۔

"میں آپ سے اب ناراض نہیں ہو سکتی جیسے پہلے ہوا کرتی تھی۔"

جہانگیر نے اس کا میسیج بیتابی سے پڑھا۔ اُس کی آواز کانوں میں گونجی۔

احساس ہوا کہ وہ پاس ہے اس کے ہر پل میں اس کے ساتھ ہے۔

"ناراض ہے تو کیا ہوا مجھے منانا آتا ہے۔" اُس نے شان سے سوچا۔

"میں تمہیں نہیں کھونا چاہتا۔

میں ہمارے رشتے کو اس طرح گم ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ آئی لو یو۔" وہ اُس کے سامنے نہیں بول سکتا تھا مگر لکھ کر لفظوں میں بیان کر سکتا تھا۔

"اور میں سب کچھ پہلے جیسا کر دونگا۔" فاطمہ نے اس کا میسیج پڑھا۔ اُس کی سانسیں رک سی گئیں۔

وہ اقرار کر رہا تھا۔

مگر اس کی محبت بٹی ہوئی تھی یا فاطمہ کو ایسا لگ رہا تھا اور بٹی ہوئی محبت ہمیشہ تشنگی لاتی ہے۔ وہ اُس کے سامنے کیوں نہیں اقرار کرتا۔

ایسی محبت کے ہوتے ہوئے بھی انسان خود کو ادھورا محسوس کرتا ہے۔ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا اور ایسے ہی آنکھیں موندے لان میں ایک طرف بچھی کرسی پر بیٹھی رہی۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں آنسو ٹھہرے تھے مگر ان کو باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل رہا تھا۔

.

.

"ارے تم کب آئی؟" وہ اسی طرح ایک پوزیشن میں بیٹھی تھی آواز پر چونک کر آنکھیں کھولیں۔ علیزہ آپی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"کل شام کو۔ آپ یہیں تھی کیا؟" اُس نے جواب دیکر اُن سے سوال کیا۔ علیزہ آپی نے گہری نظروں سے اُسے دیکھا۔ وہ پہلے سے بدل گئی تھی۔ اُس کے انداز میں سکون جھلک رہا تھا یا شاید خوداعتمادی۔ وہ پہلے کی طرح ان کو دیکھ کر یا اُن کی گہری نظروں سے گھبرائی نہیں تھی۔

"تم آئی نہیں ہمارے گھر۔امی کتنا بیمار تھیں مگر اب آگئی ہو تو جھانک لینا چاہیے تھا۔" وہ شکایت بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھیں۔

"ہاں میرے پاس ٹائم نہیں تھا۔کل جہانگیر بھی آگئے تھے تو مصروفیت تھی تھوڑی۔" وہ جزبز سی ہو کر بولی۔

اُن کی کھوجتی ہوئی نظریں اُس کے اندر تک جھانک لینا چاہتی تھیں۔

"اچھا۔" وہ گہرا سانس لیکر کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"پہلے تو ہر وقت آتی تھی اب بھی آجاتی۔سائڈ والے دروازے سے۔" وہ اپنے اور ان کے پورشن میں کھلتے دروازے کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

فاطمہ نے کچھ نہیں کہا۔اسے کچھ کہنا بھی نہیں تھا۔کچھ لوگوں کے لئے خاموشیاں ہی بہتر جواب ہوتی ہے۔وہ سر جھکائے اپنی انگلی میں پہنی انگوٹھی کو گھماتی ہوئی چپ چاپ بیٹھی رہی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھئی اب تو لوگ بدل گئے ہیں۔" علیزہ آپی اُس کا بے نیاز انداز دیکھ کر چڑ کر بولیں۔اُن سے اس کا یہ بے نیاز انداز نہیں بھا رہا تھا۔اسے آج تک ان کی یوں چڑنے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

نہیں! وہ اُن کی اس چیز کو نفرت یا محبت کا بھی نام نہیں دے سکتی تھی کہ کبھی وہ لوگ بلکل سگے لگتے اور کبھی کبھی دشمنوں سے بھی بڑھ کر سلوک کر دیتے ہیں۔

وہ کچھ بھی نہیں کہنا چاہتی تھی۔

کہاں ان کو دیکھ کر پیش پیش آنے والی فاطمہ آج ان کو نظر انداز کیے لئے دئے انداز کے بیٹھی تھی۔وہ جھلا گئیں۔

"امی کتنا مانتی تھی تم کو، ہم سب کتنا مانتے تھے مگر تم تو جیسے رابطہ ہی نہیں کرنا چاہ رہی، شادی ہوئی نا فون نا ملنا ملانا، کم سے کم انسان مروت ہی دکھا دیتا ہے۔"

"یہی تو نہیں دکھائی جاتی۔" بار بار چلتی اُن کی زبان کو بیچ میں روکتی وہ تحمّل سے بولی۔

www.novelsclubb.com

اُن کے سامنے کمزور آواز میں بولنا مطلب اپنی کمزوری ان کو دکھانا اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

"وہ مضبوط ہے، وہ کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑ سکتی ہے۔" اس نے خود کو باور کرایا۔

"کیا کرونگی میں آپ کی مان اور محبت کا؟"

"آپ سب تو اپنی دنیا میں مگن ہیں مگر آپ سب کے اسی مان، جان نے مجھے کس قدر گہرائی تک پہچایا ہے یہ آپ کو نہیں دکھتا ہے۔" وہ پھٹ پڑی۔ علیزہ نے شاکڈ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"آپ سب بھی تو شامل تھے میری بربادی میں تو اب بھی خوش نہیں ہیں کیا؟"

www.novelsclubb.com

اس نے افسوس بھری نظروں سے علیزہ آپی کو دیکھا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"

"وہی جو آپ نہیں سمجھنا چاہتیں۔" وہ دانت پر دانت رکھے جبڑے بھینچ کر بولی تھی۔ اُس کا چہرہ لال ہو چکا تھا۔ تنفس تیز ہو چکا تھا۔ اسے اس چیپٹر کو آج یہیں

بند کرنا تھا۔اب اور نہیں۔آپ کے اعتماد کو اوپر اور نیچے تک لے جانے میں آپ کے خاندان کا ہی ہاتھ ہوتا ہے کہ آیا وہ آپ کو اونچائی پر دیکھنا چاہتے ہیں یا گہرائی میں۔

"کیا لوگ یہ جان کر سکون سے سو جاتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کسی کے ساتھ بہت غلط کیا ہے؟ مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ کر سکتے ہیں؟ کیا ان کا ضمیر انہیں دوسروں پر اُنگلیاں اٹھانے کی اجازت دے دیتا ہے؟"

"نہیں یا پھر شاید ہاں۔لیکن ان کی انا انہیں اپنی غلطی قبول نہیں کرنے دیتی۔وہ اپنی غلطیوں کو جانتے ہوئے، نظر انداز کرتے ہوئے ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے اندر احساسِ مروت نام کی چیز مردہ ہو جاتی ہے۔"وہ ترحم بھری نظروں سے اُنہیں دیکھ رہی تھی جو شائد اپنی کی گئی غلطیوں پر نادم نہیں تھیں۔

"میں اُن کے لئے اول فول الفاظ بھی نہیں استعمال کر سکتی کہ کہیں میرے الفاظ پلٹ کر میرے منہ پر نہ پڑ جائیں۔میرا خاموش رہنا ہے بہتر ہے۔"

"آپ کو یاد ہے آپ ایک بار میرے کمرے میں آئیں تھی۔" وہ ٹھنڈے لہجے میں گویا ہوئی۔ علیزہ نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"میرے کمرے میں ایک فریم ہے صبر کا۔" وہ انہیں کچھ یاد دلا رہی تھی۔

"آپ نے مجھ سے پوچھا تھا یہ صبر میں نے کیوں لکھا ہے؟ اس وقت آپ میرے اوپر ہنس رہی تھیں کہ میں نے یہ صبر کیوں لگایا ہے اور میں کیوں، کس چیز کا صبر کر رہی ہوں؟" وہ دھیمے سے بولتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مگر مجھے اِس وقت آپ پر ہنسی آ رہی ہے۔" وہ ہلکے سے ہنس دی۔

"میرے پاس اس وقت جواب نہیں تھا مگر میں آج آپ کو بتاتی ہوں میں نے کس چیز کا صبر کیا ہے۔"

اور آج پہلی بار علیزہ آپی اُس کی بات سنکر چپ کھڑی رہ گئیں تھیں۔

"میں نے آدھی آدھی راتوں کو تڑپتے جاگتے آنسو بہاتے ہوئے بس اس بات کا صبر کیا کہ اے اللہ اگر یہ میرا کسی بھی طرح کا امتحان ہے تو میں اس پر کھری اُتروں۔

پھر چاہے وہ میرے کردار پر ہر کسی کی اٹھائی ہوئی انگلی ہو یا اُنکے زہر میں بجھے الفاظ۔

میں نے اس بات کا صبر کیا شاید میں غلط ہوں، غلطیاں کر جاتی ہوں تو اگر یہ میرے ساتھ ہو رہا ہے تو یہ میرے نصیب میں لکھا ہے اور اللہ کی مرضی سے ہو رہا ہے اور میں اس پر اف تک نا کروں۔ ہاں پہلے مجھے اللہ سے بہت شکوہ کیا تھا کہ کیا میں یہ سب دثر و کرتی ہوں؟"

"یہ دوسروں کے زہر میں بجھے الفاظ۔"

"انکے طنز۔"

"اُنکی ہنسی۔"

"انکا تمسخر اور اہانت بھرا رویّہ مگر پھر میں نے صبر کرنا سیکھ لیا اور دیکھیے اللہ نے مجھے میرے صبر کا کتنا بہترین اجر دیا ہے۔" وہ ہاتھ پھیلا کر گھومتے ہوئے خود کو دکھاتی مطمئن لہجے میں بولی۔ علیزہ آپی کو کچھ کہنے کا کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ وہ چپ چاپ اٹھ کر وہاں سے چلی گئیں۔ اب کچھ کہنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ جواُن کے سامنے مضبوط سی کھڑی تھی کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔

اس کی آنکھ میں آنسو آ ٹھہرے اس نے انہیں پلک جھپک کر اندر کرنے کی کوشش کی۔

"میں نے اتنی بھی زیادہ تکلیفیں نہیں سہی ہے مگر یہ جو بچپن سے ایک ہی ٹراما ہے، اپنے ہی لوگوں کا مجھے بلیینگ(bullying) کرنا یہ سب مجھے چین سے نہیں جینے دیتا۔ پرفیکٹ بننے کے چکر میں میں نے اپنی شخصیت کو کس قدر گرادیا تھا اب مجھے اندازہ ہوا۔"

"لوگوں کو خوش کرنے کے چکر میں، میں نے خود کو اس قدر پستی میں گرالیا کہ میرے اٹھنے کی کوئی وجہ ہے نہیں بچی تھی مگر پھر بھی میں نے آپ لوگوں سے کوئی شکوے نہیں کیے کہ بجائے میری شخصیت کو سدھارنے کے آپ لوگ خود ہاتھ میں بھالے لیکر کھڑے ہوگئے اور میرے اصل کو چھلنی کر دیا۔"

"وہاں وہ فاطمہ کھڑی ہی نہیں جو پہلے ہے کرتی تھی۔میں نے کبھی اپنے دل سے آپ لوگوں کے لئے کوئی بد دعا کوئی آہ نہیں نکالی، کیونکہ مجھے پتہ تھا سوائے صبر کرنے کے میں کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔"اس نے انگلی کی پوروں سے آنسو صاف کئے۔وہ اب گہری گہری سانسیں لیتی خود کو نارمل کرنے میں لگی تھی۔

"کیسی ہو فاطمہ؟کب آئی؟"

فاطمہ نے چونک کر سر اٹھایا۔

ہادی بھیّا نرم سی مسکراہٹ لئے اُس کے سامنے کھڑے تھے۔

وہ ہمیشہ کی طرح ویسی ہی تھی جیسا وہ اُسے اپنے ساتھ آگے آنے والے کل میں خوش باش دیکھنا چاہتے تھے۔اُن کی نظروں میں حسرت اُبھر آئی۔

"پرسوں آئی ہوں۔یہ لوگ بیٹیوں کے گھر آنے پر اتنے سوال کیوں کرتے ہیں؟"وہ ٹھنڈی سانس لیتی خود سے بولی۔

"آپ بتائیں؟مبارک ہو شادی ہو رہی ہے آپ کی۔"وہ سنبھل کے بیٹھتی اپنا دوپٹہ برابر کرتے ہوئے بولی۔

"ہاں بس۔۔۔اللہ کی مرضی ہے۔" وہ ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

"خوش ہو تم؟"

"آپ کو کیا لگ رہا ہے؟"

"اللہ خوش رکھے اور کیا چاہیے۔"

"آپ خوش ہے نا۔ہاں ظاہر ہے خوش تو ہونگے ہی بیوی ملے گی ایک عدد۔

بندے کو اور کیا چاہیے۔" وہ مسکرا خود ہی سوال کرتی جواب دیتی بولی۔

"امی کی مرضی سے ہو رہی ہے۔"

"ہو تو رہی ہے نا ورنہ لوگ تو شادی کی آس میں بیٹھے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔"

"تم آئیں نہیں میرے گھر۔"اُنہوں نے بھی شکوہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کہیں نہیں گئیں ہوں۔"

"جہانگیر یہیں تھے کل اسلئے بس۔۔۔ویسے بھی کیا کرنا ہے کسی کے گھر جا

کر۔اب پہلے جیسے انسیت اور محبت نہیں رہی۔"

"امی تمہیں یاد کر رہی تھی تم آکر ان سے ہی مل لیتی۔"

"مجھے نہیں لگتا مجھے ملنا چاہیئے۔" وہ طنز کرتے ہوئے بولی۔

پہلے تو نہیں پوچھتی تھیں۔تب میرے کسی جگہ آنے پر، موجود ہونے اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ تلخ یادیں۔اس نے سر جھٹکا۔

"تم بھولی نہیں ہو پچھلی باتوں کو؟" ہادی نے اس کی طرف دیکھا۔اُس کے چہرے پر تکلیف تھی پر اجنبیت بھی تھی۔

"فاطمہ کچھ باتوں کا بھلا دینا ضروری ہوتا ہے۔" اسے سمجھایا۔

"لوگ بھول جاتے ہیں انکے الفاظ بھول جاتے ہے مگر جو تکلیف دل کو پہنچتی ہے نہ وہ نہیں بھولتا۔ خیر ہم کیا باتیں لیکر بیٹھ گئے ہیں؟" وہ بات پلٹتی بولی۔

"وہی باتیں جن کے کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو۔"

"مجھے نہیں کرنا دل کا بوجھ ہلکا اور مجھے نہیں کرنا معاف لوگوں کو۔آپ یہاں کیا میرا مذاق اڑانے کے لئے آئے ہیں؟" وہ غصے میں کھڑی ہوئی۔

"فاطمہ میں بس کہہ رہا ہوں۔۔۔۔کہ۔۔" ہادی گڑ بڑا کے اٹھا۔

"بس۔" وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر اُسے روکتے ہوئے بولی۔

"میں ہی کیوں معاف کروں لوگوں کو؟میں ہی کیوں صحیح بنوں؟یہی لوگ تھے میرے کردار پر اُنگلیاں اٹھانے والے۔میری کہاں کیسے کس کے ساتھ شادی ہوئی کسی نے نہیں دیکھا،میرا کیا حال ہے اور آپ سب سے بڑے مہان،اچھائی کی مورت۔آپ کریں لوگوں کو معاف مگر میرا دل اتنا بڑا نہیں ہے۔آپ انتظار کر سکتے ہیں کہ یہاں غلط ہوگا تو عرش پر آپ کی سنی جائیگی،آپ کا صبر آپکی طاقت ہے مگر میں ایسی نہیں ہوں۔"اُس کا تنفس تیز ہوا تھا اور وہ ایک سانس میں کہتی آئی تو بولتی چلی گئی۔

کوئی سنتا ہے تو سنے۔ہادی چپ سا کھڑا رہ گیا تھا۔صحیح تو کہہ رہی تھی۔اُس نے اَپنے ساتھ غلط ہوتے اپنے ہی گھر والوں کے رویے کو دیکھ کر بس صبر کیا تھا اور ہمیشہ چپ رہا کہ اللہ اُس کے ہر صبر کا اجر دے گا مگر آج اُس کی باتیں دل پر چوٹ لگا گئیں تھی۔

کیا تھا وہ اپنے لیے کھڑا ہو جاتا ایک بار۔۔۔۔

اِدھر فاطمہ غصے میں تن فن کرتی اپنے پورشن کے اندر چلی گئی۔اسے چین نہیں آ رہا تھا۔

دانت پیستے ہوئے وہ گہری گہری سانسیں لیتی خود کو کنڑول کرتی بکھر گئی۔

اُس کا بہت بری طرح سے بریک ڈاؤن ہوا اور پھر کمرے کی ایک چیز بھی اپنی جگہ پر نہیں بچی تھی۔دھاڑ دھاڑ اور چیزیں گرنے کی آواز پر اُس کی امی دوڑتی ہوئی آئیں۔دروازہ پیٹا۔۔۔مگر وہ اپنے جنون میں پاگل ہو رہی تھی۔

"فاطمہ۔۔۔۔دروازہ کھولو۔"امی نے پریشان لہجے میں کہا۔اذلان کو فون کیا تو وہ دوڑتا بھاگتا ہوا آیا۔

وہ روتے روتے اب زمین لیٹ چکی تھی۔ایک پل کو قرار نہیں تھا۔اذلان نے اسپیئر کی سے دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

"فاطمہ۔۔۔۔"امی تقریباً بھاگتی ہوئی اُس کے پاس آئیں۔اذلان بھی پریشان ہوا۔

"کسی نے کچھ کہا ہے؟"اس کا بھائیوں والا جلال جاگ گیا۔

وہ ہچکیاں لیتے روتی رہی۔

"میں معاف کر دوں انکو۔۔۔ مگر میری تکلیف کا کیا۔۔۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔

"کن کو معاف کرنا ہے؟ کس کی بات کر رہی ہو بچے؟"

"میں نہیں کر سکتی معاف۔۔۔۔ مجھے نہیں کرنا آتا معاف۔ لوگ جب اپنے عروج پر ہوتے ہیں تو ہر کسی کو نیچا گراتے ہیں۔ دوسروں کے کردار کی دھجیاں اڑا دیتے ہیں مگر جب ان کا زوال ہوتا ہے تو آخرت کی فکر کرتے ہیں معافیاں مانگتے ہیں۔

میں نہیں کرونگی معاف۔" وہ بڑبڑائے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کس کی بات کر رہی ہو؟ کون لوگ۔۔۔؟"

"یہی میرے اپنے۔ جو ہر جگہ کھڑے ہو کر مجھے یاد دلاتے ہیں کہ یہ میرے اپنے ہیں۔" وہ اذلان کا ہاتھ جھٹکتی بولی۔

"تم وہاں گئیں کیوں تھی؟" اذلان غصے میں بولا۔

"ان کو آج میں بتاتا ہوں۔" وہ کھڑا ہوا۔

"پاگل ہو کیا تماشا بنانا ہے پھر سے۔چپ چاپ بیٹھو۔" امی نے اسے ڈانٹ دیا۔

"چلو اٹھو تم شاباش۔تم میں نے اتنا کمزور نہیں دیکھا جو چھوٹی چھوٹی مشکلوں میں ڈر جائے۔اٹھ کر منہ ہاتھ دھو۔"

"میں نہیں ہوں بہادر،میری تکلیف کا کیا جو میں سلگتی رہی اُس کا کیا؟" وہ سسکیاں لیتی اسی طرح لیٹی بولتی رہی۔

"اٹھ رہی ہو یا زبردستی اٹھاؤں؟" اذلان نے دھمکی دی۔

"تم ان لوگوں کے لئے آنسو بہا رہی ہو؟"

"ہاں کیونکہ میں نے اپنی آدھی زندگی اُن لوگوں کو پیار دینے میں گنوا دی جو پلٹ کر مجھے اس پیار کے بدلے اُس کا ایک پرسنٹ بھی نہیں دے سکتے ہیں۔" وہ روتی بولتی جا رہی تھی۔

"تب پھر چھوڑو۔اٹھو میں تمہاری فیوریٹ پانی پوری لینے جا رہا ہوں۔" وہ اُسے پچکارتے ہوئے بولا۔ایسے موقعوں پر بھائی بہن کی محبت جاگ جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اٹھو فاطمہ۔"امی نے اسے سہارا دیا۔

"چلو جاؤ منہ دھو کر آؤ۔میں تمہارے لئے جوس بناتی ہوں۔"وہ دھیرے دھیرے چلتی باتھرُوم میں گھس گئی۔

امی نے ازلان کو ایک دھموکا دیا۔

"مجھے کیوں مارا؟"

"یہ جو طرم خاں بنے تم جا رہے تھے اُن سے پوچھنے۔"

"سچ میں تھوڑی نا چلا جاتا مجھے پتہ ہے وہ لوگ کیسے تماشا لگاتے ہیں ہر بات کا۔"

"اچھا اب جاؤ جس چیز کا وعدہ کیا وہ لاؤ۔"

"جا رہا ہوں۔"چیزوں سے بچتا وہ اٹھتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

*****

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارنے کے بعد وہ کچھ پر سکون محسوس کر رہی تھی۔

بیڈ پر بیٹھ کر اُس نے ایک نظر کمرے میں ڈالی۔ سب کچھ یہاں وہاں بکھرا پڑا تھا۔ اب سب کچھ اسے ہی صاف کرنا تھا۔ لمبی گہری سانسیں لیتے ہوئے وہ چپ چاپ ویسے ہی بیٹھی رہی۔

رنگ کی آواز پر اس کا دھیان بٹا۔ زمین میں بکھرے سامان کے بیچ اُس نے موبائل کو اٹھایا۔ جہانگیر کی مسلسل کال آئے جا رہی تھی۔

وہ اسی شش و پنج میں تھی کہ اٹھائے یا نہیں مگر پھر اٹھا لیا۔

"میں کب سے کال کر رہا ہوں اٹھا نہیں سکتی تھی۔" اسے نمبر انبلاک ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

اُس کی غصے بھری آواز سن کر اُس نے سوچا۔

"کیا ہے؟ کس لئے فون کیا ہے؟" اکھڑ لہجے میں بولی۔

"بات کرنی ہے۔" شوق سے فرمایا گیا۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔"

"تم نے میرا نمبر بلاک کیسے کیا؟" اس نے دھونس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تاج نہیں پہنا سکتی نا آپکی حرکتوں پر۔ ویسے بھی میرے سر میں درد ہے۔" اُس نے روڈ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ دوا لی؟ میں آجاؤں؟" وہ اُس کے لئے فکر مند ہوا۔

اُس کی اتنی سی اپنائیت پا کر وہ پگھل گئی۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"نہیں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" وہ آنسو پیتی بھرائی آواز میں بولی۔

"فاطمہ کیا ہوا؟ تم رو رہی ہو؟" وہ بیچین ہوا۔ فاطمہ نے کچھ نہیں کہا۔ وہ اس کی دبی دبی سسکیاں سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آ رہا ہوں ابھی۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں پلیز۔" وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔

"کسی نے کچھ کہا ہے؟ یا پھر میری جدائی میں رو رہی ہو؟"

"ایسا کچھ نہیں ہے اب ٹھیک ہوں میں۔" گال صاف کرتے ہوئے وہ پھر سے پہلے جیسے ہو گئی۔

"تو پھر یہ رونا دھونا بلاوجہ تو نہیں۔"

"آپ کی وجہ سے نہیں رو رہی۔ زیادہ خوش فہمی میں نا رہیں۔" وہ زیر لب مسکرائی۔

"وہی تو پوچھ رہا ہوں۔ فاطمہ! آئی نو۔ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے مگر پھر بھی میں تمہیں اس طرح روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔" وہ گمبھیر لہجے میں کہتا ہوا اسے ایک بار پھر اس کے الفاظ یاد دلا رہا تھا۔

"میں نے تو ایسا نہیں کہا؟"

www.novelsclubb.com

"کیا نہیں کہا؟"

"یہی۔۔۔" وہ 'یہی' کو تھوڑا کھینچ کر بولی۔

"یہی کیا؟" وہ اُسے ٹیز کر رہا تھا۔

"اُفف جہانگیر۔۔۔۔میں نے کب آپ سے بولا کہ مجھے آپ سے محبت نہیں ہے؟"وہ لڑنے کے سے انداز میں بولی۔

" کبھی اقرار بھی تو نہیں کیا۔"وہ اس کا دھیان بٹانے میں کامیاب رہا۔اُس کے الفاظ پر وہ چپ ہو گئی۔

"تم بہت اسپیشل ہو فاطمہ۔پیاری اور دل سے صاف جسے میں نے کہیں نہیں دیکھا۔ایک لڑکی جو اگلے پل رو رہی ہو ساری باتیں بھُلا کر وہ مسکرا بھی سکتی ہے۔تم رونا نہیں ڈثرو کرتی۔"

"ایسا کرنا پڑتا ہے۔"فاطمہ نے کہا۔

"اپنوں کو تکلیف ناہو اسلئے مسکراہٹ کا مکھوٹا پہننا پڑتا ہے۔جو دل سے جانتا ہو وہ آپ کے چہرے سے آواز سے آپکے دل کا حال جان جاتا ہے۔"

"مطلب میں تمہارے دل کے کافی قریب ہوں۔"وہ شوخ ہوا

"فلحال تو نظر نہیں آرہے ہیں۔"اُس نے طنز کیا۔

"اوکے اب بتاؤ کیوں رو رہی تھی؟"وہ سنجیدہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے ہی کوئی بڑی وجہ نہیں۔"

"چھوٹی وجہ ہی بتا دو۔ مجھے تمہارے ہر پل کا علم ہونا چاہیے اور میں جاننا چاہتا ہوں۔ تم رونا دھونا شروع نہیں کرتی فاطمہ تمہارے چہرے پر مسکراہٹ بھلی لگتی ہے۔ ناؤ ٹیل می۔" اس وقت وہ اپنے کمرے میں گھس کر بیٹھا تھا۔ آج بیڈ پر پوری طرح سے اسکی ملکیت تھی۔ بیڈ پر کافی پھیل کر لیٹے وہ اس سے بات کرنے میں مگن تھا۔

دادا جی کی کراری ڈانٹ سن کر اُس کا تراہ ہی نکل گیا تھا مگر اس کو کیا ہی فرق پڑتا کی تو ہمیشہ اپنی ہی تھی۔

"آپ کسی کو آسانی سے معاف کر سکتے ہیں؟"

"جنہوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی، اذیت دی ہو؟" فاطمہ نے اس سے سوال کیا۔

"تھوڑی مشکل لگے گی مگر معاف کر دینے میں کیا حرج ہے؟" جہانگیر نے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

"کس کو معاف کرنا ہے بائی داوے؟" کافی انٹریسٹ سے پوچھا۔اسے سننا اچھا جو لگتا تھا۔

"وہی جو آپ کو پہلے کبھی تکلیف دیئے ہوں۔"

"پہلی بات معافی اپنے لئے ہوتی ہے اور مجھے ہی دیکھ لو میں لوگوں کو کھلے دل سے معاف کر دیتا ہوں۔"

"ہاں اور انہیں اپنے گھر میں جگہ بھی دے دیتے ہیں۔" اس پر چوٹ کی۔

"وہ ایک الگ بات ہے۔" اُسنے سر جھٹکا۔

"پھر بھی میں تم سے یہی کہوnگا۔معافی ایک انتخاب ہے۔معافی آپ کے بارے میں ہے اپنے آپ کو اس تکلیف سے آزاد کرنا،اور اس کو معاف کرنا جس نے آپ کو اذیت دی ہو۔"

"اور جس نے کردار کشی کی ہو؟"

"جب آپ غلط نہیں ہو۔آپ کا کردار صحیح ہے تو لوگوں کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا فاطمہ۔"

"آپ کو کہنا آسانی لگ رہا ہے جہان۔"

"نہیں میں نے یہ خود ایکسپرینس کیا ہے۔" وہ اس کو سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"کسی کو معاف کرنا میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ اُس نے ٹھیک کیا۔ اُس نے ٹھیک نہیں کیا وہ اس وقت جو کہنا یا کرنا چاہتے تھے انہوں نے سوچ سمجھ کر کہا، کیا مگر اس جگہ پر تم غلط ہو۔"

"آپ مجھے سمجھنے کی کوشش کریں بجائے سمجھانے کے۔" وہ چڑ کر بولی۔

"نہیں جہاں تم غلط ہو گی میں وہاں صحیح تو کروں گا ہی۔" وہ سنجیدہ تھا۔

"اُنہوں نے آپ کو پہلا زخم دیا لیکن آپ باقی کا سبب بن رہے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ غلط ہیں مگر انکو نا معاف کرنے سے پتہ ہے کیا ہو گا؟"

"کیا؟" وہ بہت ہی دھیرے سے بولی تھی وہ بامشکل سن پایا تھا۔

"آپ ان کو نا معاف کر کے یہ درد اپنے ساتھ لینے کا انتخاب کر رہے ہیں۔"

"نہیں ہو سکتا مجھ سے یہ میں کوئی الوحی مخلوق نہیں ہوں۔انسان ہوں اور مجھے جو ہرٹ کرتا ہے میں اس کو کیسے بھلادوں معاف کر دوں۔" وہ تلخ لہجے میں بولی۔

"کوئی فائدہ نہیں ہوگا رنجش رکھ کر یہ تمہیں اندر ہی اندر کھا جائیگا۔"

"پھر آپ کر لینا دوسری شادی۔"

اف لڑکی۔اتنی نان لاجک باتیں تم کیسے کر لیتی ہو؟" اُس نے اَپنا سر پکڑا۔

"اچھا اب یہ سب ٹاپک چھوڑو مجھ سے ملو۔"

"میں کیوں ملوں اور آپ میرے گھر نہیں آئینگے۔" اسے دھمکی دی۔

"یار کیا مصیبت ہے۔یہاں گھر والے ڈانٹ رہے ہیں وہاں تم ناراض ہو۔بیوی ہو تم میری۔الہان کی امّاں جانی بھی۔"

www.novelsclubb.com

"حرکتیں صحیح کر لیں آپ اپنی۔" وہ اُسکی الہان والی بات پر تیزی سے بولی۔

"وہ تو آپ کے آنے کے بعد صحیح ہو نگی۔"

"میں اپنے سالے کو کال کر رہا ہوں اور تم آؤ گی پلیز ملنے منع مت کرنا اور میرے فون رکھنے کے بعد رونا بھی مت۔"

"اور کچھ؟" وہ ہلکے سے مسکرا کر بولی۔

"ہاں؟" کیا وہ کان لگا کر سیریس ہوئی۔

"جو بھی پہننا ریڈ کلر کا پہننا"

"جہان۔" دانت کچکچا کر اُس کا نام لیا۔

"یس مسز جہانگیر۔" وہ کول ہوا۔

"نتھنگ بائے۔۔۔۔۔۔" فاطمہ نے مسکراتے ہوئے فون کٹ کیا۔

اُس کا تن من سب ہلکا ہو گیا تھا۔

"اچھا سنو، میں ویڈیو کال کر رہا ہوں۔ تم کچھ مت بولنا بس ایسے ہی آن کر کے سو جانا۔"

"یار آپ یہ نبّا نبّی والی حرکت نا کریں اور چپ چاپ سو جائیں۔ مجھے نہیں سونا ہے۔" اسے منع کرتی وہ کال کٹ کر گئی۔ جو بات وہ نہیں سمجھ پائی جہانگیر نے کتنے آسان لفظوں میں اسے سمجھا دی تھی۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ۔" وہ سر اٹھا کر چھت کو تکتی اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔

اسے اُن کو معاف کر کے خود کو آزاد کرنا تھا۔ کم از کم وہ اتنا تو خود کے لئے کر سکتی ہے۔

"مجھے آج پتہ چلا کہ میرے ٹوٹنے سے جڑنے تک میں ہی تھی جس نے خود کو سنبھال کر رکھا۔"

"کسی کے لئے دل کے بغض نہیں رکھا۔ یہ جو لوگ مذاق اڑاتے تھے کہ فاطمہ کو کچھ کہہ دو تو پلٹ کر جواب نہیں دیتی۔

مجھے آج پتہ چلا میری خاموشی ہی میرے لئے سب سے بڑا ہتھیار تھی ورنہ اُن کے لئے اُن کے جیسا ہی الفاظ استعمال کر کے میں اُن کے لیول تک گر جاتی۔

"میں تو الہام ہوں۔"

"ایک سیکھ اللہ کی طرف سے مجھے خاص نوازی گئی۔" اس نے خود سے تیز آواز میں کہا۔

"ہاں فاطمہ! تم الہام ہو۔"

"تمہیں دوسروں کو نہیں دیکھنا تھا، تمہیں خود کو دیکھنا تھا، خود سے سیکھنا تھا خود کو بتانا تھا تم ہی اپنے لئے کافی ہو کیونکہ تمہارے دل پر، تمہارے ضمیر پر کوئی بوجھ نہیں ہے۔"

"تم آزاد ہو۔"

"تم الہام ہو۔"

"تم مضبوط ہو اس قدر مضبوط کہ ساری مشکل سارے طوفان تم نے اکیلے دیکھے، اکیلے ہی ان کا سامنا کیا۔ تمہارا دل اس قدر مضبوط کہ تم کبھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوئی۔ ہمیشہ اس پر توکل کیا اور اس نے تمہیں علم سے، شعور سے، الہام سے نوازا۔ تم ہی اپنے لئے کافی ہو۔"

وہ بیڈ پر اچھلتے ہوئے کافی خوش نظر آ رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے کیا ہوا وہ سب اُس کے دِلوں دماغ سے تخیل ہو چکا تھا اور اب وہ بیڈ سے اتر کر کپڑوں کی الماری کھول کر پرانے کپڑوں میں سے ریڈ کلر کا کپڑا ڈھونڈ رہی تھی۔

.

.جاری ہے۔

پلس ریڈرز آپ کو ایپسوڈ کیسی لگی آپ ہمیں ریویو دیکر بتائیں۔

www.novelsclubb.com